مخلص دوست

حافظ عبدالعلیم یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد یونس حفظہ اللہ

ایک بیج کو دیکھ کر یہ اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ اس سے وجود میں آنے والا پودا کس قدر تناور ہوگا؟ کتنا پھل دے گا؟ پھل کیسا ہوگا؟ درخت کب تک قائم رہے گا؟ اور کب تک مخلوق اس سے مستفید ہوتی رہے گی؟

اسی طرح کسی انسان کے بچپن کو دیکھ کر اس حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا کہ یہ جوان ہو کر کیا کارنامے انجام دے گا؟ یہ کتنے دلوں کی دھڑکن بنے گا؟ کس قدر مخلوق اس سے فیض یاب ہوگی؟ یہ کیسی کیسی بے مثال یادیں چھوڑ کر جائے گا؟ اس کا بچھڑنا کیسے ہوگا؟ یہ بچھڑ کر کتنے دلوں کو سوگوار اور کتنی آنکھوں کو ویران کر جائے گا؟

پتوکی کے ایک بے باک عالم دین مولانا عبدالرحیم ولد قمر الدین رحمہما اللہ تعالی نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عبدالعلیم کو قرآن پاک حفظ کروانے کے لئے مدرسہ میں داخل کروایا، ابھی اس نوخیز کلی نے صرف دو پارے ہی حفظ کئے تھے کہ اس سے باپ کا سایہ شفقت چھن گیا، شاید اس العلیم الحکیم رب کی مشیت تھی کہ مولانا عبدالرحیم کا صاحب زادہ حافظ عبدالعلیم یزدانی تاریخ انسانیت کے ان یتیموں کی فہرست میں شامل ہو جائے جنہوں نے شفقت پدری سے محروم رہ کر خالق کائنات کی خصوصی شفقت وعنایت کے سایہ میں ایسی تربیت پائی کہ انسانیت کے بہترین خادم اور محسن بنے، اپنی زندگی دین کی خدمت اور مخلوق خدا کی فلاح وخدمت کے لئے وقف کر ڈالی۔

صاحب زادہ عبدالعلیم یزدانی رحمہ اللہ تعالی کی رفاقت میں زندگی کے تین سال

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں طالب علم کی حیثیت سے گزارے ، میں نے انہیں ایک اچھا دوست، مخلص بھائی ، ایک ہمدرد اور خیر خواہ انسان پایا۔ اس وقت تو یہ تصور نہ تھا کہ آج کا عبدالعلیم مستقبل میں آسمان خطابت میں ایک درخشاں ستارے کے طور پر طلوع ہوگا، اور ریاضت کی تلخیوں سے گزر کر اپنے اندر بہت سی اعلیٰ صفات اور بے مثال خوبیاں پیدا کرے گا۔

صاحب زادہ عبدالعلیم یزدانی رحمہ اللہ تعالیٰ واقعتاً ان تمام خوبیوں کے حامل تھے جو ایک عالم دین، بے لوث داعی اور ایک اچھے مسلمان میں ہونی چاہئیں۔ صاحب زادہ صاحب ایک نفیس الطبع شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ سادگی کے پیکر بھی تھے۔ تصنع، بناوٹ، ریا کاری اور نمود و نمائش ان کے قریب سے بھی نہیں گزری تھی ۔ خطابت کا ولولہ اور جوش ضرور تھا مگر مزاج میں عجز و انکساری اور تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ۔ تکبر اور غرور سے بالکل تہی دامن تھے ۔ مسلکی حمیت کے حامل، جماعتی نظم کے پابند اور مجاہدانہ زندگی کے خوگر تھے ۔ اصول و ضوابط کی پابندی ان کا ایمان تھا کبھی سیاسی وفاداری تبدیل نہیں کی ۔ جس بات کو حق سمجھا بانگ دہل اس کا اظہار کیا، کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہ کی۔

وہ ایک مخلص دوست اور بے لوث ساتھی تھے۔ ہمیشہ دوستی کا حق ادا کیا ، ایک اچھا دوست بہترین راز دان ہوتا ہے اور وہ یقیناً ایک اچھے راز دان تھے۔ یہ سب خوبیاں وہ ہیں جن کا میں شاھد ہوں ۔ اگر وہ میرے ساتھ ایسے تھے تو مجھے یقین کامل ہے کہ وہ ہر ایک کے ساتھ بھی ان ہی صفات عالیہ کے ساتھ معاملات کرتے ہوں گے ۔ و ما ازکی علی اللہ احدا ۔

میں نے جب بھی ان کے ذمہ کوئی کام لگایا انہوں نے بغیر کسی پس و پیش کے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اسے مکمل فرمایا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ہمارا یہ معمول ہے کہ ہر سال کچھ منتخب طلبہ کو جنہوں نے سارا سال جامعہ کے امور میں خوب تعاون کیا ہوتا ہے انہیں مطالعاتی دورے اور سیر و تفریح کے لئے فیصل آباد سے باہر لے جاتے ہیں۔ ایک سال پروگرام بنا کہ

جامعہ کے اساتذہ اور ان ہی منتخب طلبہ کو ہیڈ تریموں کی سیر کروائی جائے، میں نے فون پر مولانا عبدالعلیم یزدانی رحمہ اللہ تعالی سے بات کی کہ تقریبا دو سو طلبہ اور اساتذہ کرام کا پروگرام بنا ہے کہ ہیڈ تریموں کی سیر کریں گے اور آپ ہمارے میزبان ہوں گے دو پہر کا کھانا آپ کے ذمہ ہے۔ تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا، وہ تمام دن طلبہ و اساتذہ کے ساتھ رہے، ریسٹ ہاؤس میں اساتذہ اور طلبہ کے لئے دو پہر کے کھانے کا پُر تکلف اہتمام کیا، وہ دن اساتذہ اور طلبہ کے لئے ایک خوشگوار دن تھا جو اپنے اندر بہت سی یادوں کو سمیٹے ہوئے تھا، واپسی پر تمام اساتذہ اور طلبہ کو اپنے ادارہ میں لے گئے وہاں بھی سب کے لئے چائے اور مشروب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ وہاں نماز مغرب ادا کی، مولانا اور ان کے ادارہ کے لئے سب نے مل کر دعا کی۔

دور طالب علمی میں بھی وہ بہت خوش مزاج تھے ہر ایک سے مسکرا کر ملتے، کسی سے ناراض نہ ہوتے، اپنے اساتذہ کا نہایت ادب و احترام کرتے تھے ان کی خدمت بجالاتے۔ اساتذہ کی خدمت اور ان کی دعاؤں سے انہیں وہ عزت ملی کہ وہ صرف اہلحدیثوں کے نہیں بلکہ ہر اس فرد کے دل کی دھڑکن بن گئے جس نے بھی آپ کا خطبہ یا وعظ سنا تھا۔

ضلع جھنگ میں آپ نے بہت زیادہ دینی خدمات انجام دیں، مسلک اہلحدیث کی خوب اشاعت کی، پورے ضلع میں اپنے مسلک کا تعارف کروایا، مساجد کا ایک جال پھیلا دیا۔ آج جھنگ کا ہر فرد ان کی خدمات کا اعتراف کر رہا ہے۔

مولانا ہر سال اپنی مسجد میں کانفرنس کا انعقاد فرماتے اور کانفرنس میں دینی مدارس کے طلبہ کے مابین تقریری مقابلہ ضرور کرواتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نوجوانوں میں بہترین مقرر اور خطیب پیدا کرنے کا مشن رکھتے تھے۔

اللہ تعالی ان کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے، آخرت میں انہیں انبیاء اور رسولوں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے آمین